تم کہیں بھی رہو

مسجد اقصیٰ سے جڑے رہو!

از خطاب

مفکر قوم وملت، ترجمان حق وصداقت

حضرت مولانا خلیل الرحمٰن سجاد نعمانی صاحب مدظلہ

جمع و ترتیب

مولانا محمد رضوان حُسامی وکاشفی مدظلہ

امام وخطیب جامع مسجد، کنکاپورہ ٹاؤن، ضلع رامنگرم، کرناٹک۔

نائب سکریٹری جمعیۃ علماء کنکاپورہ تعلق وناظم دین اسلام میڈیا سروس (بنگلور، کرناٹک، انڈیا)

ناشر

دین اسلام میڈیا سروس (بنگلور، کرناٹک، انڈیا)

@deeneislammediaservice +91 8123116617 @DeeneIslamMedia

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

تم کہیں بھی رہو
مسجد اقصیٰ سے جڑے رہو!

از خطاب
مفکر قوم وملت، ترجمان حق وصداقت
حضرت مولانا خلیل الرحمٰن سجاد نعمانی حفظہ اللہ تعالی

جمع وترتیب
مولانا محمد رضوان حُسامی وکاشفی مدظلہ
امام وخطیب جامع مسجد، کنکا پورہ ٹاؤن، ضلع رامنگرم، کرناٹک،
نائب سکریٹری جمعیۃ علماء کنکا پورہ تعلق وناظم دین اسلام میڈیا سروس (بنگلور، کرناٹک، انڈیا)

ناشر
دین اسلام میڈیا سروس
(بنگلور، کرناٹک، انڈیا)
+91 8951269345/+91 8123116617

تفصیلات

نام کتاب:-------------تم کہیں بھی رہو مسجد اقصیٰ سے جڑے رہو

از خطاب:--------------مولانا خلیل الرحمٰن سجاد نعمانی مدظلہ

مرتب:------------مولانا محمد رضوان حسامی و کاشفی مدظلہ

اشاعت اول:------------ماہ شوال المکرم 1443ھ/2022ء

ناشر:------------دین اسلام میڈیا سروس (بنگلور، کرناٹک، انڈیا)

رابطہ نمبرات:-----8123116617 91+/8951269345 91+

انتساب

میں اپنی اس مختصر سی کاوش کو اللہ تبارک وتعالیٰ کے فضل وکرم اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے طفیل سے سب سے پہلے اپنے والدین ماجدین اور ہمارے اکابرین علماء دیوبند اور میرے تمام اساتذۂ کرام کی طرف منسوب کرتا ہوں۔ جن تمام کی بدولت اس کار خیر کو انجام دینے کی توفیق نصیب ہوئی۔

اللہ تبارک وتعالیٰ تمام کو قبول فرمائے۔ آمین ثم آمین

فہرست عناوین

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
1	تفصیلات کتاب/ انتساب	3
2	عرض مرتب: مولانا محمد رضوان حسامی وکاشفی	6
3	تقریظ: فقیہ العصر حضرت مولانا مفتی محمد شعیب اللہ خان صاحب مفتاحی دامت برکاتہم	8
4	کلمات تبریک: مفکر قوم وملت حافظ وقاری ارشد احمد صاحب حنفی دامت برکاتہم	9
5	دعائیہ کلام: بچا تو مسجد اقصیٰ کو ظالم سے میرے مولا	11
6	قرآن مجید میں سب کچھ ہے	12
7	احادیث میں موجودہ دور کے متعلق بہت کچھ ہے	12
8	دور حاضر کی شدید ضرورت	13
9	امت مسلمہ فیصلہ کن دور میں داخل ہو چکی ہے	14
10	خنجر چلے کسی پہ تڑپتے ہیں ہم امیر	14
11	حجۃ الاسلام مولانا قاسم نانوتویؒ کا سبق آموز واقعہ	15
12	مستورات کی قربانیاں پوشیدہ رہتی ہیں	16
13	تمہیں مسجد اقصیٰ سے جڑا ہوا ہونا چاہیے	17
14	اہل حق کی جماعت قرآن وحدیث کی روشنی میں	17
15	فلسطینیوں کی ہمت واستقامت	18
16	ہمارا ایمان کیسا ہے؟	19
17	قرآن نے بہادری اور شجاعت کا حکم دیا ہے	19

18	مولانا سجاد نعمانی صاحب کے بچپن کا واقعہ	20
19	امت مسلمہ کا برا حال	20
20	مسجد اقصیٰ کی عظمت و فضیلت	21
21	مرنا ایک ہی بار ہے	22
22	غزہ کے مسلمانوں کے ساتھ اللہ کی مدد و نصرت	22
23	اسرائیل بہت کمزور ہے	23
24	کبھی ایمان کا سودا نہ کرنا	24
25	مجاہدین کی تراوح	24
26	اللہ کے نبی ﷺ کی پیشین گوئیاں سچ ثابت ہو رہی ہیں	25
27	علماء کرام ہر دور کا علم سیکھیں	25
28	علماء کرام سے گزارشات	27
29	ختم قرآن پر بہترین دعاء	28
30	قرآن سمجھنے کی کوشش کریں	28
31	قرآن سمجھانے والے اپنی سعادت سمجھیں	29
32	قرآن کے بغیر مسلمان زندہ کیسے ہے؟	29
33	دین اسلام میڈیا سروس کا مختصر تعارف:	31

مسجد ہی نہیں قبلۂ اول ہے ہمارا
یہ مسجد اقصیٰ ہے ہر ایک آنکھ کا تارا

یہ روئے زمیں منبع ایمان و یقیں ہے
یہ ارض تو نبیوں کے تسلسل کی امیں ہے

یوں اہل فلسطیں کو ستاؤ نا خدارا
مسجد ہی نہیں قبلۂ اول ہے ہمارا

عرض مرتب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

محترم قارئین کرام! آپ حضرات کے علم میں ہوگا کہ ماہ رمضان 1442ھ 2021ء کو مسجد اقصیٰ ،بیت المقدس فلسطین میں نماز تراویح پڑھ رہے مسلمانوں پر اچانک اسرائیلی ،صیہونی ،یہودی ظالموں نے حملہ کیا۔جسمیں کئی مسلمانوں نے جام شہادت نوش فرمایا۔اور ماہ رمضان کے اختتام تک یہ سلسلہ چلتا ہی رہا،کئی بوڑھوں اور نوجوانوں کو شہید کیا گیا،کئی نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں کو گرفتار کیا گیااور کئی عورتوں کو برسر عام مارا پیٹا گیا۔غزہ اور اہل غزہ پر راکٹ پہ راکٹ چھوڑے گئے،کئی بم دھماکے کیے گئے،گویا کہ غزہ کو قبرستان میں تبدیل کر دیا گیا۔جس کے جواب میں قسام والوں نے حافظ اسماعیل ہنیہ کی قیادت میں پوری ہمت وجراءت اور شجاعت واستقامت کے ساتھ اسرائیلی ،صیہونی ،فوجیوں ،ظالموں کا مقابلہ کیا اور ان مجاہدین نے ڈنکے کی چوٹ پر کہا ہم آخری دم تک لڑتے رہیں گے مگر مسجد اقصیٰ کو یہودیوں کے حوالے نہیں کریں گے۔

اسی اثناء میں مفکر قوم وملت ،ترجمان حق و صداقت حضرت مولانا خلیل الرحمٰن سجاد نعمانی صاحب مدظلہ کا تراویح میں قرآن کریم مکمل ہونے پر آنلائن وآفلائن بیان ہوا جس میں مسجد اقصیٰ ، بیت المقدس کے حوالے سے امت مسلہ کو جھنجھوڑا اور بیدار کیا گیا۔عاجز نے محسوس کیا کہ حضرت والا کے اس بیان اور پیغام کو امت مسلمہ تک جتنا ہوسکے اور جہاں تک ہوسکے پہنچایا جائے،اسی جزبے اور فکر کو لیکر حضرت اقدس کے خطابِ لاجواب کو قلم بند کیا گیا۔لیکن کچھ مصروفیات ومشغولیات کی وجہ سے اسے کتابی شکل نہیں دی جاسکی اور وہ کام ادھورا رہ گیا تھا۔

مگر اس سال پھر ماہ رمضان المبارک 1443ھ 2022ء کو جب اسرائیلی ،صیہونی ،یہودی ظالموں نے جمعہ کے مبارک موقع پر نمازیوں پر حملہ کیا اور پھر سے وہی ننگا ناچ ناچنا شروع کیا تو جذبات قابو میں نہیں رہ سکے۔

لہٰذا رفیق محترم خطیب بے باک حضرت مولانا مفتی محمد جلال الدین صاحب قاسمی دامت برکاتہم (امام وخطیب مسجد عمر فاروق،ولسن گارڈن، بنگلور۔) کے مشورے اور تعاون سے ادھورے کام کو پائے تکمیل تک پہنچایا گیا۔اور اس بیان میں حضرت والا نے جہاں جہاں قرآن پاک کی آیتیں پڑھیں ہیں وہاں وہاں سورتوں کا حوالہ دے دیا گیا ہے۔اور مضمون طویل ہوجانے کے اندیشے سے مکررات کو اور تمہیدی گفتگو کو حذف کر دیا گیا ہے اور اصل بات جہاں سے شروع ہورہی ہے وہاں سے قلم بند کیا گیا ہے۔جو الحمدللہ کتابی اور پی ڈی ایف کی شکل میں آپ کے ہاتھوں میں موجود ہے۔میں بارگاہ ایزدی میں دعاء گو ہوں کہ اللہ تبارک وتعالی اس مختصر سی کاوش کو قبول ومنظور فرما کر آخرت میں کامیابی کا ذریعہ وسبب بنائے۔آمین

فقط والسلام

طالب دعاء محمد رضوان

(بنگلور، کرناٹک، انڈیا)

بروز اتوار بعد نماز ظہر 22 رمضان المبارک 1443ھ 2022ء

تقریظ

حامئ قرآن وسنت، فقیہ العصر حضرت مولانا مفتی محمد شعیب اللہ خان صاحب مفتاحی مدظلہ

بانی ومہتمم جامعہ اسلامیہ مسیح العلوم بنگلور، کرناٹک۔

الحمد للہ رب العالمین والصلاۃ والسلام علی سید الأنبیاء والمرسلین أما بعد:

زیر نظر تحریر دراصل حضرت مولانا خلیل الرحمن سجاد نعمانی دامت برکاتہم کی ایک تقریر ہے جو آپ نے گزشتہ سال لاک ڈاؤن کے زمانے میں مسجد اقصیٰ کے متعلق آن لائن وآف لائن کی تھی اور ہزاروں لوگوں نے اس سے استفادہ کیا تھا۔ موضوع کی اہمیت اور مقرر کی حیثیت پر کچھ لکھنا سورج کو چراغ دکھانے کے برابر ہوگا۔ حضرت مولانا موصوف زید مجدہم جہاں ایک بڑے اور مایہ ناز عالم دین ہیں، وہیں آپ سیاسی امور پر بھی گہری نظر اور بصیرت رکھتے ہیں اور ان سب سے بڑھ کر آپ کو اللہ تعالیٰ نے امت مسلمہ کے لیے دردمند اور دھڑکتا ہوا دل بھی عطا کیا ہے، جس کے نتیجے میں آپ ہمہ وقت امت کی خاطر فکرمند رہتے اور وقتاً فوقتاً اپنے افکار وخیالات سے امت کو آگاہ بھی کرتے رہتے ہیں۔ مسجد اقصیٰ کا موضوع بھی امت کا ایک اہم موضوع ہے، اس پر امت مسلمہ کو بیدار کرنے اور مسجد اقصیٰ سے امت کے رشتے کو مضبوط کرنے کے لیے آپ کی یہ تقریر نہایت اہم تقریر ہے، جس کو سننے کے بعد ہر مؤمن اس کے لیے بے تاب ہوتا ہے اور اپنے اندر ایک نیا جوش وولولہ محسوس کرتا ہے۔

اس تقریر کی اسی اہمیت کے پیش نظر جناب مولانا محمد رضوان حسامی کاشفی حفظہ اللہ تعالیٰ نے اس کو سن کر مرتب کیا اور کتابی شکل میں پیش کرنے کا ارادہ کیا ہے۔ امید ہے کہ اس کتابچہ سے اس اہم تقریر سے استفادہ مزید آسان مستحکم ومضبوط ہو جائے گا اور لوگوں کے لیے غور وفکر کی مزید راہیں کھلتی جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ مولانا محمد رضوان حسامی کی اس کاوش کو شرف قبول عطا کرے اور حضرت صاحب کی تقریر کے فیوض کو عام وتام فرمائے۔

محمد شعیب اللہ خان

29 رمضان المبارک 1443ھ یکم مئی 2022ء

کلمات تبریک

مفکر قوم وملت حضرت حافظ وقاری ارشد احمد حنفی حفظہ اللہ تعالی

خلیفہ ومجاز متکلم اسلام مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ تعالی/سکریٹری جمعیۃ علماء میسور، کرناٹک۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وقتاً فوقتاً جو حالات ارض مقدس فلسطین میں رونما ہوتے رہتے ہیں ان سے کون واقف نہیں؟ ہر کوئی اس بات سے واقف ہے کہ یہ وہ جگہ ہے جہاں نبیوں کا اجتماع ہوا تھا، یہ وہ جگہ ہے جہاں امام الانبیا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امامت فرمائی تھی۔ یہ وہ جگہ ہے جس کا ذکر قرآن میں ہے، یہ وہ جگہ ہے جس کا ذکر حدیث میں ہے، یہ وہ جگہ ہے جسے عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فتح کیا تھا، یہ وہ جگہ ہے جسے سلطان صلاح الدین ایوبی نے آزاد کیا تھا، ایک لمبے عرصہ سے اس مقدس جگہ کو شرپسند یہودیوں نے قبضہ کر رکھا ہے، بلکہ وہاں کے مسلمانوں پر ظلم و بربریت کے پہاڑ توڑے جارہے ہیں، دن دہاڑے بم پھوڑے جاتے ہیں، مسجد کے مصلیوں پر گولیاں برسائی جاتی ہیں، مسلم ماؤں بہنوں کو ہلاک کیا جاتا ہے۔

اب سوال یہ ہیکہ وہ فرد جو خود کو ملت ابراہیمی کا فرد کہلاتا ہے، وہ فرد جو خود کو خدا کا بندہ اور نبی کا امتی کہتا ہے۔اس پر ایک مسلم ہونے کی حیثیت سے فلسطینی بچے اور بچیوں کے تعلق سے، بوڑھے اور جوان کے تعلق سے، مظلوم اور بے بسوں کے تعلق سے کیا ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں ان ذمہ داریوں کا احساس امت کے افراد میں کتنا ہے اسے پرکھتے رہنا اور جب کبھی ارض مقدس سے مسلم قوم غفلت کا شکار نظر آتی ہے تو انھیں بیت المقدس کے تقدس سے باندھے رکھنا یہ بالخصوص علما امت کی ذمہ داری ہے۔امت مسلمہ ایک جسم کی طرح ہے آقا علیہ الصلوۃ والسلام کے فرمان کے مطابق کہ جسم کے کسی ایک عضو کو تکلیف پہنچتی ہے تو سارا جسم متاثر ہوجاتا ہے۔ یہ احساس امت مسلمہ کے ہر فرد کو دلاتے رہنا چاہیے کہ سارے عالم کا

مسلمان ایک ہے جہاں کہیں کسی مسلمان کو تکلیف پہنچتی ہے تو ہمیں بھی تکلیف پہنچنا ضروری ہے۔ یہودیوں کی جانب سے فلسطین پر ہونے والے جارہانہ مظالم اور اس سے متاثر ہونے والے معصوم بچے، خواتین اور بوڑھے حضرات کا خون دیکھ کر کسی مسلمان کا دل نہ روئے تو یہ بہت افسوس کی بات ہے ہمیں اس کا احساس کرتے ہوئے جتنا اور جیسا ممکن ہو سکے ان کا تعاون کرتے رہنا چاہیے۔ آئیے اس کا آخری درجہ یہی ہے کہ امت مسلمہ کو باخبر رکھیں اور اللہ تعالی سے ان کی سلامتی کے لیے دعائیں کرتے رہیں۔

اللہ تبارک وتعالی جزائے خیر عطا فرمائے حضرت مولانا خلیل الرحمن سجاد نعمانی صاحب دامت برکاتہم کو کہ آپ کا شمار بھی ان فکرمند علماء میں ہوتا ہے جو امت مسلمہ پر ہونے والے مظالم سے کڑھتے رہتے ہیں اور مسلمانوں کو اس سے باخبر کرتے رہتے ہیں اور اس سے چھٹکارا پانے کی تدابیر پیش فرماتے ہیں۔ آپ نے انھیں حالات کے پیش نظر ایک انقلاب آفریں خطاب فرمایا تھا جس سے سامعین متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے۔

نوجوان عالم دین جناب مولانا محمد رضوان حنفی کاشفی حفظہ اللہ کو بھی اللہ نے دردمند دل عطا فرمایا ہے جس کی وجہ سے خود بھی مولانا نعمانی دامت برکاتہم کے خطاب سے صرف متاثر ہی نہیں، بلکہ اس تقریر کو قلمبند فرما کر بہت اچھا کام کیا۔ سوشل میڈیا کے اس زمانے میں ہر دن ہزاروں تقاریر ویڈیو آڈیو کی شکل میں آتے رہتے ہیں جس پر خصوصی توجہ نہیں دی جاتی بہت سارے حضرات اس سے استفادہ بھی نہیں کر پاتے، مولانا رضوان صاحب نے تقریر کو تحریر میں بدلتے ہوئے کتابی شکل دی ہے جو مطالعہ کا ذوق رکھنے والے حضرات کے لیے گراں قدر تحفہ ہے۔ دعاء کرتا ہوں کہ اللہ تبارک وتعالی آپ کی فکر کو قبول فرمائے اور جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

ارشد احمد حنفی

بروز بدھ 16 شوال المکرم 1443ھ 18 مئی 2022ء

دعائیہ کلام

بچا تو مسجد اقصیٰ کو ظالم سے میرے مولا
درندوں نے تیرے گھر پر کیا حملہ میرے مولا

امامت کی ہے آقا نے جہاں سارے نبیوں کی
مقدس سرزمیں کو تو ناپاکوں سے بچا میرے مولا

ہیں چیخیں پیارے بچوں کی صدائیں ماؤں بہنوں کی
پکاریں خون میں لت پت تو انکی سن دعا میرے مولا

جگا مومن میں جذبۂ ایمانی غیرت مسلم
جہاد فی سبیل اللہ تو کر اس کو عطا مولا

تو کر یکجا عرب کے اور عجم کے ہر مسلماں کو
قہر بن کر مسلماں کو یہودی پر گرا مولا

اولاد ابرحہ نے پھر کیا حملہ تیرے گھر پر
ابابیلوں کا لشکر بھیج تیرا ہی آسرا مولا

آزادی دے فلسطینی کو کشمیری و چیچن کو
ان فرعونوں کے چنگل سے تو ہی انکو چھڑا مولا

❁❁❁❁❁❁❁

الحمد للہ و کفیٰ وسلامٌ علیٰ عبادِہ الّذین اصطفیٰ اما بعد:

فاعوذباللہ من الشیطان الرجیم. بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سُبْحَانَ الَّذِي أَسْرَىٰ بِعَبْدِهِ لَيْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ إِلَى الْمَسْجِدِ الْأَقْصَى الَّذِي بَارَكْنَا حَوْلَهُ (سورۃ الاسرا)

صدق اللہ العظیم

قرآن مجید میں سب کچھ ہے

قرآن مجید کا ایک بہت بڑا احسان یہ بھی ہے کہ اس نے قیامت تک کے آنے والے حالات کے بارے میں اشارے فرمائے ہیں اور ہر دور میں کیا مسائل پیش ہوں گے انکی طرف بھی رہبری فرمائی ہے۔ ہم آج کس دور سے گزر رہے ہیں اسکے بارے میں ہمیں جاننا قرآن کی روشنی میں بہت ضروری ہے، اور میرا احساس یہ ہے کہ اور خدا کرے کہ یہ صحیح نہ ہو اس موضوع پر امت کے سامنے بار بار قرآن کی روشنی میں جو باتیں آنی چاہیے اتنے وسیع پیمانے پر شاید نہیں آرہی ہیں۔ اسی لیے ملکی اور عالمی حالات کے بارے میں اکثر مسلمان اور اچھے خاصے دین سے جڑے ہوئے مسلمان مجھے مجسم سوال بنے رہتے ہیں کہ یہ کیا ہو رہا ہے؟ اور یہ اس لیے ہوتا ہے کہ جو کچھ ہو رہا ہوتا ہے انکو اسکی بالکل امید نہیں رہتی اور امید اس لیے نہیں ہوتی کہ انہیں نہیں معلوم یہ جو کچھ ہو رہا ہے اسکے بارے میں قرآن سب پہلے سے بتا چکا ہے۔

احادیث میں موجودہ دور کے متعلق بہت کچھ ہے

اور حامل قرآن رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی بہت زیادہ تفصیل سے بتا چکے ہیں۔ جب کہ یہ وہ مضمون ہے جسکے جاننے سے ایمان بہت مضبوط ہوتا ہے۔ اس لیے کہ جب ایک مومن کو یہ معلوم ہوتا ہے کہ آج جو ہو رہا ہے یہ وہی ہو رہا ہے جو اللہ پہلے سے بتا چکا ہے اور اللہ کے رسول ﷺ پہلے سے بتا

چکے ہیں، تو کسی قسم کی حیرت یا مایوسی اور خوف کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا، بلکہ اور زیادہ ایمان مضبوط ہوتا ہے یہ سوچ کر کہ "هٰذَا مَا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَرَسُولُه" (سورۃ الاحزاب) یہ سب تو وہی ہو رہا ہے جو اللہ اور اسکے رسول پہلے سے بتا چکے ہیں۔ بہت دکھ کی بات ہے کہ امت کی غالب اکثریت اور مسجد آنے والوں اور پانچ وقت نماز پڑھنے والوں کی بھی غالب اکثریت اس پہلو سے بالکل واقف نہیں، جو کچھ مسجد اقصیٰ میں ہو رہا ہے پچھلے چند دنوں سے، یہ سب وہ ہے جو پہلے سے بتایا جا چکا ہے کہ یہ ہوگا۔

دور حاضر کی شدید ضرورت

اس وقت شدید ضرورت اس بات کی ہے کہ امت کو بہادری کا پیغام دیا جائے، شجاعت کا ہمت کا پیغام دیا جائے، مقابلہ کی ہمت پیدا کی جائے۔ خاص طور پر ہم اس ملک کے مسلمان بہت زیادہ بچھڑ گئے ہیں اس معاملے میں، ظاہر طور پر نیک اعمال کرنے والے بھی ڈرے سہمے نظر آتے ہیں، گھبرائے ہوئے نظر آتے ہیں۔ چونکہ یہ قرآن مجید کا مہینہ ہے اور یہ مجلس قرآن کی مجلس ہے، اس لیے ضروری ہے کہ اس طرف بھی اس مجلس میں مختصراً صحیح توجہ دلائی جائے۔ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ سلم نے بہت واضح طور پر فرمایا ہے کہ مشرکین اور یہود آخری زمانے میں بدترین ظلم کریں گے اہل ایمان پر۔ اور یہ بھی فرمایا ہے کہ درمیان میں کئی امتحانات سے گزرنے کے بعد ایک وقت وہ آئیگا کہ یہود اور مشرکین ان دونوں کے تکبر کا نشہ اتارا جائے گا۔

یہ نشہ اتارا جائے گا یہ جملہ سنکر اس سے کوئی یہ مطلب نہ لے کہ ہمیں کچھ نہیں کرنا ہے بلکہ اللہ کا دستور ہے "قَاتِلُوهُمْ يُعَذِّبْهُمُ اللّٰهُ بِأَيْدِيكُمْ" (سورۃ التوبہ) اللہ کے رسول ﷺ کے ساتھ اللہ کا معاملہ دوسرا رہا ہے، پچھلے نبیوں کے دشمنوں کو ہلاک کرنے کے لیے اللہ نے آسمانوں سے عذاب بھیجے ہیں،

لیکن محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور انکے دین اور امت کے دشمنوں کے لیے آسمانوں سے عذاب بھیجنے کے بجائے اللہ نے فیصلہ کر رکھا ہے کہ جب کبھی بھی انکو عذاب دیا جائے گا تو امت مسلمہ کے جیالوں کے ہاتھ سے دیا جائے گا۔ اور اس میں یہاں تک اشارہ ہے: "وَيَشْفِ صُدُورَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِينَ" (سورۃ التوبہ) کہ اس سے امت مسلمہ کے زخمی دلوں کو ٹھنڈک پہنچے گی۔

امت مسلمہ فیصلہ کن دور میں داخل ہو چکی ہے

ہمارا فرض ہے بحیثیت طالب علم کے اور مجھے یہ کہنے کی اجازت دی جائے کہ اگر ہم نے اس اعتبار سے امت کی تربیت نہ کی اور اپنی تربیت نہ کروائی تو ہم عند اللہ پکڑے جائیں گے۔ یہ ایک فیصلہ کن دور میں امت مسلمہ اور انسانیت داخل ہو چکی ہے۔ یہ سمجھنے کی ضرورت ہے۔ اور ایک دور آئیگا کہ قیامت سے پہلے جب بہت سخت قسم کا ٹکراؤ ہوگا، بڑا شدید ظلم ہوگا امت مسلمہ پر، زمین ظلم سے بھر جائے گی اور یہ ہو کر رہنا ہے اور شروعات کا وہ دور بھی اچھا خاصا گزر چکا ہے اور تھوڑا سا گزرنا باقی ہے۔

خنجر چلے کسی پہ تڑپتے ہیں ہم امیر

او اللہ کے بندو! کسے کہتے ہیں عزیمت، کسے کہتے ہیں بہادری، کسے کہتے ہیں غیرت، کسے کہتے ہیں حمیت، کسے کہتے ہیں شہادت کا شوق؟ نمازیوں کی صفیں لگی ہوئی ہیں گولیاں اور بم برس رہے ہیں، ایک نمازی بھی نیت توڑ کر بھاگ نہیں رہا ہے۔ مرنے کے ارادے سے آئے ہیں۔ انکی عورتوں، لڑکیوں کے اندر وہ ہمت ہے کہ ہم جیسے بڑے بڑے بزرگ سمجھے جانے والے لوگوں

کے اندر اسکا عشرے عشیر نہیں ہے۔ یہ بہت ہی اہم موضوع ہے آج ہماری کوئی نشست ہو اور مسجد اقصیٰ کے تذکرہ سے خالی رہے میری سمجھ میں نہیں آتا کہ اسکا کیا جواز ہے؟ ہم جن بزرگوں کے نام لیوا ہیں انکا حال یہ تھا کہ خنجر کسی پر چلے، دنیا میں کہیں پر بھی چلے، وہ تڑپتے تھے سب سے پہلے اور سب سے زیادہ۔ یہ کافی نہیں ہے کہ ہم ان بزرگوں کے کسی خاص دن کے موقع پر اُن بزرگوں کے حالات زندگی میں یہ بیان کر دیا کریں کہ ترکی کی خلافت کے لیے وہ کیسے تڑپے تھے، بلقان کی جنگ کے موقع پر وہ کیسے تڑپے تھے، زخمیوں کے علاج کے لیے وہ کیسے تڑپے تھے۔

حجۃ الاسلام مولانا قاسم نانوتویؒ کا سبق آموز واقعہ

یہ کافی نہیں ہے کہ ہم لوگوں کو یہ سنائیں کہ حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کا نکاح جب ہوا تو ایک انتہائی مالدار اور رئیس گھرانے کی لڑکی سے ہوا تھا انکے منع کرنے کے باوجود وہ بار بار اپنے والدین سے کہتے رہے، سرپرستوں سے کہتے رہے کہ اتنے امیر گھرانے کی لڑکی مت لائیے میری زندگی کا نظام کچھ اور ہونے والا ہے ایک وقت کا کھانا ہوگا یا روز ملے گا میں نہیں کہہ سکتا، امیر گھر کی لڑکی کو لاکر تکلیف میں مت مبتلا کیجئے، مگر بات الٹی تھی امیر لڑکی کے باپ کا اصرار تھا کہ میں میری بیٹی کو مولوی قاسم کے سوا کسی کے نکاح میں نہیں دوں گا۔ چنانچہ وہ لڑکی دلہن بن کر آئی اور محمد قاسم نانوتوی نام کا نوجوان دولہا اپنی سہاگ رات میں اس دلہن کے پاس جب اندر گیا اور سلام دعا ہوئی، ابتدائی باتیں ہوئیں اور جو نظر پڑی تو سر سے پیر تک وہ دلہن سونے کے زیورات میں لدی ہوئی تھی، یہ دیکھ کر وہ محمد قاسم نانوتوی نام کا نوجوان ایک دم سے خاموش ہوگیا کئی منٹ تک جب کچھ نہیں بولا تو دلہن گھبرا گئی اور اس نے کہا کہ کیا معاملہ ہے، مجھ سے کیا غلطی ہوگئی؟ آپ بالکل خاموش

کیوں ہو گئے؟ کئی بار کے اصرار کرنے پر کہا کہ نہیں بات یہ ہے کہ میں کیا بتاؤں میں تو تمہارے والد سے کہتا تھا کہ میرے ساتھ تمہارا نکاح نہ کرے، اصل میں میں کیا بتاؤں میرے دل کی کیفیت کیا ہے تم کو سر سے پیر تک سونے میں لدا ہوا دیکھا اور مجھے ادھر زخمی تڑپتے ہوئے نظر آگئے جنکا علاج میسر نہیں، اب مجھے سمجھ میں نہیں آرہا کہ اپنے دل کی کیفیت کو کیسے نارمل کروں؟ تم برداشت کرلو! میں بقیہ رات اللہ کے ذکر میں، دعا میں گزارتا ہوں کچھ اس طرح کی بات کہی۔سلام ہو اس دلہن پر، سلام ہو اس دلہن پر میں یہ بات اس لیے عرض کر رہا ہوں کہ میں جانتا ہوں کہ ہزاروں لڑکیاں اور خواتین بھی روزانہ رات کو اس عاجز کے اور دوسرے اور حضرات کے بیانات سنتی ہیں انکو بھی خاص طور پر مخاطب کر رہا ہوں۔وہ دلہن اٹھی کسی کونے میں گئی سر سے پیر تک کے زیورات اتارے اور کسی چادر یا دوپٹے میں لپیٹ کر لائی اور اپنے شوہر دولہا مولانا محمد قاسم کو دیا اور کہا کہ جن زخمیوں کے علاج کی ضرورت ہے میری طرف سے یہ تحفہ بھجوا دیجیے مجھے اپنے گھر سے دور نہ کیجیے، مجھے اپنے در سے محروم نہ کیجیے۔دنیا مولانا قاسم نانوتوی کو جانتی ہے، دنیا جانتی ہے کہ دارالعلوم دیوبند وہ منارۂ نور، وہ مرکز رشد و ہدایت حضرت نانوتوی کی قربانیوں سے بنا لیکن دنیا میں کم لوگ ہی جانتے ہیں، کہ اسکی بنیاد میں حضرت نانوتوی کے خون پسینے سے زیادہ شاید اس نئی نویلی دلہن کی قربانی لگی ہو۔

مستورات کی قربانیاں پوشیدہ رہتی ہیں

میں اکثر کہا کرتا ہوں کہ مردوں کی قربانیوں کا تذکرہ تو ہو جاتا ہے، اس لیے کہ انکی قربانیاں سب کے سامنے ہوتی ہیں لیکن مستورات کی قربانیاں پردوں میں رہتی ہیں انکے جسموں کی طرح کسی کو خبر بھی نہیں ہوتی، کہ فلاں دعوت کی محنت، یا فلاں تعلیمی و تربیتی ادارے کے پیچھے اور اسکے پھیلنے والے

عالمی فیض کے پیچھے مرد کا صرف ایک ہاتھ نہیں ہے بلکہ اسکے پیچھے کسی باوفا، کسی حوصلہ مند، کسی وفادار عورت کا بھی ہاتھ ہے۔

تمہیں مسجد اقصیٰ سے جڑا ہوا ہونا چاہیے

اتنی بڑی تبدیلی آگئی ہے کہ میں اپنے ملک کے مسلمانوں کے بارے میں یہ بات عرض کر رہا ہوں کہ اتنی بڑی تبدیلی آگئی ہے کہ ہمارے ملک کے مسلمانوں کا عالم اسلام سے کوئی رابطہ ہی نہیں رہا اور کوئی رشتہ ہی نہیں رہا، ہم اپنے ہی سر کو بچاتے رہتے ہیں اور اپنے ہی مسائل میں الجھے رہتے ہیں، امت کے قلب وجگر پر کیا گزر رہی ہے؟ قبلۂ اول میں کیا ہو رہا ہے؟ کون ہے جو اسکی وجہ سے راتوں بھر رویا ہو؟ کون ہے جو اسکی وجہ سے رات بھر تڑپا ہو؟ معمولی جگہ ہے مسجد اقصیٰ؟ یہ مسجد اقصیٰ وہ جگہ ہے جسکے بارے میں اللہ کے رسول ﷺ نے یہاں تک فرمادیا: تم میں سے جو کوئی مسجد اقصیٰ پہنچ کر اسکی خدمت نہ کر سکے تو وہ صرف وہاں کے چراغوں میں جلنے والا تیل بھیج سکے تو بھی ضرور بھیجے۔ کیا مطلب ہے اللہ کے رسول کا؟ تم دنیا کے کسی کونے میں رہتے ہو تمہیں مسجد اقصیٰ سے جڑا ہوا ہونا چاہیے، وابستہ ہونا چاہیے۔

اہل حق کی جماعت قرآن وحدیث کی روشنی میں

قرآن مجید بتا چکا ہے، قرآن کی سورۂ کہف اور سورۂ بنی اسرائیل میں اشارات آئے ہیں اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے صاف فرمایا ہے: کہ ایک گروہ ہوگا میری امت میں جو ہر قیمت پر

ظلم کے مقابلے میں جمارہے گا، اسکے پیروں میں ذرا بھی جنبش نہیں آئیگی، زبردست قربانیاں دے گا، ہر قیمت پر وہ ظلم کے سامنے جمارہے گا اور سر نہیں جھکائے گا، سودے بازی نہیں کرے گا اور اللہ کی مدد انکے ساتھ ہوگی اور ایسی مدد آئے گی، ایسی مدد آئے گی۔ صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین نے شوق میں آکر پوچھا اے اللہ کے رسول یہ جو آپ کی امت کا گروہ ہے جو آخر دم تک لڑتا رہے گا، یہاں تک کہ دجال سے بھی مقابلہ کرے گا، وہ گروہ کہاں پر ہوگا؟ یہ صحابہ نے پوچھا اسکے پیچھے آپ سمجھ سکتے ہیں کہ صحابہ کا کوئی شوق رہا ہوگا، کہ ذرا اور کچھ پتہ لگ جائے اور علامتیں معلوم ہوجائیں اگر ہم نے پالیا تو ہم بھی اس میں شامل ہوجائیں گے۔ حضور نے فرمایا وہ گروہ کہیں اور نہیں بیت المقدس میں اور اسکے اطراف میں ہوگا۔ یعنی بالکل صاف نشاندہی ہے۔ مجھے تو ایک فیصد شبہ کی گنجائش ہی نہیں ہے اور جسکے اندر شبہ ہو میں اسکی عقل کو اللہ کے حوالے کرتا ہوں۔ کہ وہی لوگ جو کسی بھی طرح کسی حالت میں مسجد اقصیٰ کی حفاظت سے پیچھے نہیں ہٹ رہے ہیں، سلام ہو ان لوگوں کو۔

فلسطینیوں کی ہمت واستقامت

او خدا کے بندو! ایک رات میں گولیوں کی بوچھار جھیلی، بم جھیلے، گولے جھیلے، لاشیں گریں اور اگلے دن پھر بڑی تعداد میں آگئے۔ اور بڑی تعداد میں لوگ وہاں اعتکاف میں ہیں، معتکفین پر مسجد کے اندر گھس کر گولیاں چلائی جارہی ہے ہیں، نماز کی حالت میں گولیاں چلائی جارہی ہیں کئی عورتیں گر رہی مر رہی ہیں، لیکن کوئی یہ نہیں کہہ رہا ہے کہ اب کل سے میں وہاں نہیں جاؤں گا، کوئی ماں نہیں کہہ رہی ہے بیٹے سے کہ بیٹا اب مت جانا وہاں، کوئی بیوی نہیں کہہ رہی ہے شوہر سے کہ مت جانا وہاں۔

ہمارا ایمان کیسا ہے؟

اللہ اکبر میں تو سچ اپنے بارے میں کہتا ہوں آپ کے بارے میں کہنے کا مجھے کوئی حق نہیں ہے۔ مجھے تو بالکل صاف لگتا ہے کہ انکے ایمان کو دیکھتے ہوئے ہم صرف منافق ہیں، ہم ہر چیز میں شکست تسلیم کرنے کو تیار ہیں، ہم سے تم جو مشرکانہ نعرہ لگوانا چاہو لگوالو، ہمارے بچوں کو اسکولوں میں جو شرک اور کفر پڑھانا چاہو پڑھالو، ہم تو سب کچھ گوارا کیے ہوئے ہیں۔ اور جو کوئی اس موضوع پر بولتا ہے تو ہم میں سے کچھ لوگ کہتے ہیں کہ یہ سیاست کی باتیں ہیں "لاحول ولا قوۃ الا باللہ" حد ہوگئی، ایمان کی حفاظت کی باتیں کرنا یہ سیاست کی باتیں ہیں؟ شرک سے بچنے کی باتیں کرنا، اسلام کے مقدسات کی حفاظت کی باتیں کرنا، شعائر کی حفاظت کی باتیں کرنا یہ سیاست ہے؟ پھر تو انہی لوگوں کی باتیں صحیح ہیں جو کہتے ہیں کہ قرآن کی اتنی اتنی آیتوں کو نکال دیا جائے اس لیے کہ یہ سیاست والی آیتیں ہیں، پھر تو انہی کی باتیں صحیح ہیں؟ رمضان کے اس مہینہ میں جہاں ہم کو انفرادی گناہوں سے توبہ کرنی ہے، وہیں ہم کو اجتماعی بزدلی اور شکست خوردگی کے بہت بڑے اجتماعی گناہ سے بھی توبہ کرنی ہے۔ اللہ ہم کو اس گناہ سے چھٹکارا نصیب فرمائے۔

قرآن نے بہادری اور شجاعت کا حکم دیا ہے

کاش کے ستائیسویں شب، اٹھائیسویں شب اور انتیسویں شب جو گزاریں لوگ اس میں اپنے لیے تمام دعاؤں کے ساتھ فلسطین کے جیالوں کے لیے دعاء ہی کر دیں، ہم سے آنسو نہیں بہائے جارہے، ہم سے انکے لئے دعا نہیں مانگی جا رہی، کیا ہوگیا ہے ہم کو؟ جس قرآن نے ہم کو نماز

کی تلقین کی ہے، جس قرآن نے ہم کو روزہ رکھنے کا حکم دیا، جس قرآن نے ہم کو زکوٰۃ اور حج کا حکم دیا، جس قرآن نے ہم کو تقویٰ کا حکم دیا اسی قرآن نے ہم کو بہادری کا بھی حکم دیا، شجاعت کا بھی حکم دیا، مقابلے کا بھی حکم دیا، استقامت کا بھی حکم دیا، ہمت اور حوصلہ کا بھی حکم دیاہ۔لاکھوں گھروں میں سے مجھے معاف کر دینا شاید پانچ گھروں میں بھی بیوی اور شوہر بیٹھ کر ان باتوں پر گفتگو نہیں کرتے، علماء کے گھروں میں اس موضوع پر بات نہیں ہوتی، ہماری عورتیں بالکل ناواقف ہوگئی ہیں۔

مولانا سجاد نعمانی صاحب کے بچپن کا واقعہ

ایک میں اپنے گھر کا بچپن یاد کرتا ہوں ہمارے گھر میں ایک خادمہ آتی تھی دیہات کی انپڑھ بالکل جاہل سن 1968ء میں جب جنگ ہوئی اسرائیل کے ساتھ میں اس وقت بارہ سال کی عمر کا تھا جب اخبار آتا تھا تو وہ دیہاتی انپڑھ عورت آتی تھی" بھیا بھیا بیت المقدس کا کا حال ہے؟ بھیا بھیا بیت المقدس کا کا حال ہے؟" بھیا اور کوئی نقصان تو نہیں ہوا؟ ہم نے کہا بوا آپ کیا کرتی ہیں؟ تو کہنے لگی ہم کیا کرتی ہیں چیونٹیوں کو تھوڑا آٹا ڈال دیا اور اسکے لیے دعاء مانگ لی، کیونکہ ہم غریب آدمی ہیں، خیرات تو نہیں کر سکتے تم لوگوں سے کچھ سنتے ہیں وہاں کچھ آفت آئی ہوئی ہے بس دعا کرتے ہیں، اللہ ہمارے مسلمان لوگوں کی مدد فرمائے۔

امت مسلمہ کا برا حال

اتنا برا حال ہوگیا ہے اس نئے ایک دو نسل کے درمیان علماء کے گھرانوں میں بھی اس موضوع پر باتیں عورتوں سے نہیں ہوتیں، بچیوں سے نہیں ہوتیں، نوجوانوں سے نہیں ہوتیں، کسی

جلسے میں ہم تقریر کر لیتے ہیں لیکن ہمارے دل و دماغ پر اسکا غم، اسکا احساس، اسکی تڑپ، اسکا درد، اسکی کسک، اسکی چوٹ بالکل کیا ہوگیا ہے لوگو؟ مجھے معاف کرنا آج میں سچی باتیں بیان کرنے کے حال میں نہیں تھا، میں نے کئی بار کہا کہ آج میں بالکل بات نہیں کر پاؤں گا کیونکہ میں جو بات کروں گا وہ وہ نہیں ہوگی جسکے لوگ متوقع ہونگے اور کچھ بات تو میں کر ہی نہیں سکتا۔

مسجد اقصیٰ کی عظمت وفضیلت

اللہ زندگی میں ایک بار مسجد اقصیٰ پہنچوا دیجیے ہم جھاڑو ہی لگا دیں وہاں، ہم کچھ اور نہیں کر سکتے تو جھاڑو ہی لگا دیں۔ معمولی جگہ ہے مسجد اقصیٰ "الَّذِی بَارَکْنَا حَوْلَهُ" (سورۂ بنی اسرائیل) قرآن مجید میں عجیب وہ ایک جگہ ہے جسکا تذکرہ اسکے اردگرد برکت کے تذکرے کے بغیر قرآن نے کہیں کیا ہی نہیں "یَا قَوْمِ ادْخُلُوا الْأَرْضَ الْمُقَدَّسَةَ الَّتِی" (سورۃ المائدہ) "سُبْحَانَ الَّذِی أَسْرَی بِعَبْدِهِ لَیْلًا مِنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ إِلَی الْمَسْجِدِ الْأَقْصَی الَّذِی بَارَکْنَا حَوْلَهُ" (سورۂ بنی اسرائیل) یہ کونسی جگہ ہے؟ جسکا تذکرہ اللہ اسکے بغیر کرتے ہی نہیں کہ چاروں طرف برکت ہے، کیا برکت ہے وہاں؟ یہ برکت ہے دیکھ لو! کہ اس سے بڑی بھی کوئی برکت ہے کہ وہاں کی آٹھ سالہ بچی پندرہ بیس فوجیوں کے سامنے کھڑی ہوئی ایمان کی تقریر کر رہی ہے۔ اس سے بڑی بھی کوئی برکت ہے؟ برکت کہتے ہیں کروڑ پتی بننے کو؟ ایک بوڑھی عورت مار مار کے گرا دی جاتی ہے، اسکے بال گھسیٹے جاتے ہیں، اسکی بے عزتی کی جاتی ہے، لاتیں مارتے ہیں پولیس والے اور تھوڑی دیر کے بعد وہ اٹھ کے کہتی ہے کہ مسجد اقصیٰ گواہ رہنا ہم تمکو انکے حوالے نہیں کریں گے۔ تم ہمارا عقیدہ ہو، تم ہماری محبت ہو، تم ہمارا عشق ہو، ہم تمہارے وفادار ہیں۔

مرنا ایک ہی بار ہے

کیا ہیں یہ لوگ؟ اللہ اکبر آپ سے میں ہاتھ جوڑ کر کہتا ہوں کہ اتنی دعا مانگ لینا اے اللہ ہم کو کفر و شرک اور ظلم کے سامنے سر جھکانے والا نہ بنایئے۔ ارے مرنا ایک ہی بار ہے بھائی، دس بار مرنا ہے؟ ستائیسویں شب اللہ اکبر اور گولیوں کی بوچھار، بموں کے گولے آگ لگائی جا رہی ہے، کوئی وسوسے میں نہ آئے کہ کیوں اللہ تعالیٰ حفاظت نہیں فرما رہے ہیں؟ کیوں اللہ تعالیٰ مدد نہیں فرما رہے ہیں؟ اللہ اکبر اللہ تبارک وتعالیٰ بہت حکیم ہیں، بڑی قدرت والے ہیں۔ اللہ اگر پہلے مرحلے میں مدد کر دیں تو دنیا کو ایمان کی طاقت دیکھنے کا کہاں موقع ملے گا؟ دنیا کو دکھا رہے ہیں اللہ تم سمجھتے ہو چودہ سو بیالیس سال گزر گئے میرے محبوب کو، دیکھو محمد کی تاثیر! دیکھو محمد کی نسبت! دکھا رہے ہیں اللہ تعالیٰ دنیا کو، ہر چیز میں حکمت ہوتی ہے اور شاید یہ منظر دکھا کر اللہ ہم لوگوں کو بھی آخری موقع دے رہے ہیں لو تصویریں دیکھو! اب تو کم سے کم اپنے منہ پر تمانچے مارو! اب تو کم سے کم کچھ ہوش کے ناخن لو!

غزہ کے مسلمانوں کے ساتھ اللہ کی مدد و نصرت

یہ غزہ جہاں راکٹ پہ راکٹ چھوڑے جا رہے ہیں ڈھائی سو سے زیادہ راکٹ اب تک چھوڑے جا چکے ہیں۔ سبحان اللہ آپ نہیں جانتے غزہ میں ایک ماچس کی تیلی اندر نہیں جا سکتی سارے راستے بند ہیں اور ایک بہت بڑا جیل ہے وہ وہاں کوئی چیز اندر آ ہی نہیں سکتی، بسکٹ نہیں آ سکتا، بچوں کی چاکلیٹ نہیں آ سکتی گنتی کے سامان اسرائیل کی فورسز اندر آنے دیتے ہیں،

دنیا حیران ہے کہ یہ غزہ کے لوگ کیسے راکٹ بنارہے ہیں؟ زمین کے نیچے سرنگیں کھود کران سرنگوں میں رہتے ہیں، ان سرنگوں میں راکٹ بنارہے ہیں، ان سرنگوں میں راکٹ لانچر بنارہے ہیں، ان سرنگوں کے اندر ہتھیار بنا رہے ہیں اور سرنگوں کے اندر دوربین لگا کر راکٹ چھوڑتے ہیں دنیا کے ذہین ٹکنالوجی والوں کو حیران کرر کھا ہے، اٹھارہ سال کا نوجوان وہ اپنے کیمپین کے سامنے پیش کرتا ہے سر! آپ سے دعا کرائی تھی میں نے تین دن میں دیکھیے یہ راکٹ تیار کردی ہے سرنگ کے اندر۔ اس لیے تو اسرائیل کی تمام تر ٹکنالوجی، دجالی آنکھیں ان راکٹوں کو کیوں نہیں مار پارہے وہ دیکھ ہی نہیں پارہے ہیں کہ چل کہاں سے رہے ہیں، انکے سیارے فضاء میں گھوم رہے ہیں، بھائی! تم لوگ پڑھے لکھے لوگ ہوانکے سیارے فضاء میں گھوم رہے ہیں، ہر طرف سے کیمرے چل رہے ہیں، زمین کے نیچے کے فوٹو کھینچ رہے ہیں، مگر اللہ کی قدرت اوران مخلصین کی دعاؤں کی برکت کہ آج تک وہ ڈھونڈ نہیں سکے کہ یہ راکٹ بن کہاں رہے ہیں؟ اور آج قسام والوں نے انکی جو فوجی ونگ ہے اسکے لیڈر نے کہا کہ او اسرائیلیو! 2014 میں آج سے سات سال پہلے ہم نے پچاس دن تک تمہارے بموں کا مقابلہ کیا تھا تمہاری ہوائی جہاز کی بمباری کا مقابلہ کیا تھا، پورے ہمارے شہر قبرستان میں تبدیل ہو گئے تھے اور ادھر سے ہمارے راکٹ چلتے رہے یہاں تک کہ تم نے خود ہم سے صلح کی درخواست کی۔

اسرائیل بہت کمزور ہے

میں نے اس وقت مضمون بھی لکھا تھا اداریہ الفرقان میں مجھے خوب یاد ہے۔ دنیا حیران ہے کہ صلح کا مطالبہ غزہ کے مجاہدین نے نہیں کیا تھا بلکہ صلح کا مطالبہ اسرائیل نے کیا تھا کہ بھائی! اب ذرا بات چیت کرلو جنگ بند کردو۔ آج اس نے کہا ہے کہ 2014 کے مقابلے میں یہ سات سال

کے بعد ہماری تیاری ہزاروں گنا زیادہ ہے، تیار رہنا ہم دو سال تک راکٹ برساتے رہیں گے لیکن سر نہیں جھکائیں گے۔

کبھی ایمان کا سودا نہ کرنا

اے اللہ! اے اللہ! ملائکہ اتار دیجیے انکی مدد کے لیے ہم لوگوں کو ایمان سکھانے کے لیے انکو اتنی تکلیف میں مت ڈالیے۔ہم مجرم ہیں کیا پتہ اللہ کہے کہ تم منحوسوں کی وجہ سے میں نے وہاں پر اتنا خون بہنے دیا۔تمہارے اندر ایمان ہی نہیں آ رہا تھا! تمہارے اندر ہمت، عزیمت، بہادری آ ہی نہیں رہی تھی، تم تو ہر وقت نمستے، نمسکار کرتے رہتے، تم ذرا سا کسی کو دیکھتے اور مشرکانہ سلام کرنے لگتے، تم نے تو اپنے ایمان کا سودا کبھی ایک روپے میں کیا تو کبھی پچاس پیسے میں کیا، تمہارے اندر تو کوئی غیرت ہی نہیں ہے۔

مجاہدین کی تراویح

وہاں کا وزیر اعظم خود تراویح پڑھاتا ہے۔تراویح پڑھانے میں چار رکعت کے بعد جو ہم لوگ پانی پیتے ہیں، وہ ہر چار رکعت کے بعد پوری رپورٹ لیتا ہے کہ لیٹیسٹ پوزیشن کیا ہے؟ جنگ کے میدان کی لیٹیسٹ پوزیشن کیا ہے؟ اور بقیہ لوگ دعا میں مصروف رہتے ہیں، کہ اللہ خوشخبری سنا دیجیے گا، وہ آتا ہے نکل کر آپریشن روم سے اور کہتا ہے کہ الحمد للہ پانچ اور مارے گئے۔ چلیے امام صاحب کھڑے ہو جائیے، یہ ہے تراویح مجاہدین کی، حافظ قرآن ہے وہ اسماعیل ہانیہ،

اے اللہ اسکو لمبی عمر دینا، اے اللہ اسکی تائید فرما، "اللھم ایدھم بروح منہ"۔

اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشین گوئیاں سچ ثابت ہورہی ہیں

یاد رکھنا! یہ وہی ہورہا ہے جو احادیث میں آیا تھا، بالکل وہی ہورہا ہے، حرف بحرف وہی ہورہا ہے، دو اسٹیج سجیں گے دنیا میں آخری فیصلے کے لیے، یہ اللہ کے رسول صاف فرما گئے دو عالمی مقامات ہوں گے، جہاں آخری ٹکراؤ ہوگا، ظلم اور انصاف کا، حق اور باطل کا، دو اسٹیج ہوں گے۔ اور اللہ گواہ ہے وہ دونوں اسٹیج اس وقت بالکل پک کر تیار ہیں۔ بالکل سب کچھ وہی ہورہا ہے۔ ہمارے خطے میں بھی وہی ہورہا ہے جو اللہ کے رسول نے بتایا تھا اور سرزمین فلسطین میں بھی وہی ہورہا ہے جو اللہ کے رسول نے بتایا تھا۔

علماء کرام ہر دور کا علم سیکھیں

یہ دور کیا ہے؟ علماء کو سب سے زیادہ اس وقت، نوجوان علماء سے کہہ رہا ہوں اس وقت اپنی فکر کا، اپنی محنت کا موضوع یہ بناؤ! خالی فقہی اختلافات تک اپنی علمی استعداد کو محدود رکھنے کی غلطی مت کرو! ہر دور کا ایک علم ہوتا ہے، ہر دور کا موضوع ہوتا ہے، اس دور میں اس بات کو سمجھنے کی کوشش کرو کہ یہ کونسا دور ہے؟ اس دور میں کونسی ہدایات ہیں؟ اس دور میں کیا سبق ہونا چاہیے ہمارا؟ اس دور میں شغل شاغل کیا ہونا چاہیے؟ ہماری غالب فکر کیا ہونی چاہیے؟ یہ رمضان قرآن کا مہینہ ہے۔ اور قرآن میں ہر دور کا تذکرہ ہے۔ اور ہر دور کے بارے میں ہدایات ہیں۔

" وَلَنُسْكِنَنَّكُمُ الْأَرْضَ مِن بَعْدِهِمْ " (سورۂ ابراہیم) یہ بھی قرآن میں ہے۔ "وَإِن كَادُوا لَيَسْتَفِزُّونَكَ مِنَ الْأَرْضِ لِيُخْرِجُوكَ مِنْهَا" (سورۃ الاسراء) یہ بھی قرآن میں ہے۔ آپ نے اس مرتبہ تراویح میں یہ آیت بھی پڑھی ہے، کہ جب یہ لوگ تم کو اپنے ملک سے نکال نے لگیں تو سمجھ جاؤ کہ اب بازی پلٹ نے والی ہے، اب نکلنے والے تم نہیں ہوں گے، اب نکلنے والے وہ ہوں گے، جو تم کو نکالنا چاہ رہے ہیں۔ اشاروں کو سمجھو! کس موقع پر کیا دعا مانگی جاتی ہے؟ اگر آپکو اس دور کا اس وقت کا اندازہ صحیح نہیں ہے، تو اس وقت والی دعاء بھی کرنے کی توفیق نہیں ملے گی۔ یہ دعا کب سکھائی گئی موسیٰ علیہ السلام کو "رَبَّنَا اطْمِسْ عَلَىٰ أَمْوَالِهِمْ وَاشْدُدْ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوا حَتَّىٰ يَرَوُا الْعَذَابَ الْأَلِيمَ " (سورۂ یونس) شروع میں نہیں سکھائی، جب وقت آ گیا بازی کے پلٹ نے کا، تب موسیٰ علیہ السلام کو القاء ہوا کہ اب یہ مانگو! نوح علیہ السلام نے کب دعاء مانگی "رَّبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْأَرْضِ مِنَ الْكَافِرِينَ دَيَّارًا (26) إِنَّكَ إِن تَذَرْهُمْ يُضِلُّوا عِبَادَكَ وَلَا يَلِدُوا الا فاجراً كفارا" (سورۂ نوح) اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ دعا کب مانگی تھی؟ "رَّبِّ أَدْخِلْنِي مُدْخَلَ صِدْقٍ وَأَخْرِجْنِي مُخْرَجَ صِدْقٍ وَاجْعَل لِّي مِن لَّدُنكَ سُلْطَانًا نَّصِيرًا" (سورۃ الاسرا) جب حضور کو مکہ سے مدینہ ہجرت کرنے کا اشارہ ملا، تب اللہ تعالیٰ نے حضور سے کہا اب مجھ سے یہ دعا مانگو! پہلے نہیں منگوائی یہ دعا۔ یہ بھی تو علم ہے، یہ بھی تو تفقہ ہے، کہ اس وقت کونسی دعائیں مطلوب ہیں؟ اور دعاء وہ مانگی جائے، جن کا تکوینی طور پر وقت آ گیا ہے۔ بہت گہرے تفقہ کی ضرورت ہے، میرے سامنے نوجوان علماء بیٹھے ہیں اس لیے میں یہ مضامین بیان کرر ہا ہوں۔

علماء کرام سے گزارشات

اور علماء سے ہاتھ جوڑ کے درخواست ہے، وہ اپنے دروس میں، بیانات میں ذرا اس پہلو کو بھی جگہ دیں اسکی شایانِ شان جگہ دیں۔ تربیت جو ہوتی ہے یہ ایک ترقی پذیر چیز ہے، دھیرے دھیرے آگے بڑھتی ہے، اگر آپ تربیت کرتے ہیں اور اگلا دوسرا سبق ہی نہ دیں اور پچاس سال تک ایک ہی سبق کو دہراتے رہیں، تو یقیناً اکتاہٹ آجائے گی۔ بالکل اکتاہٹ آجائے گی جیسے اس وقت ہے۔ ہر دم ایک نیا سبق، ایک نشاط، ایک آگے بڑھنا، تبھی تو تئیس سال کے اندر اتنا بڑا انقلاب آگیا۔ اللہ کرے میں نے اس وقت یہ بات چھیڑی ہے تو لوگوں کو بے وقت کی راگنی نہ سمجھ میں آئے۔ بلکہ یہ سمجھ میں آئے کہ یہ پہلو بھی اس قرآن کی مجلس میں آنا چاہیے اور بار بار آنا چاہیے اور ہماری تربیتی گفتگوؤں میں اسکا بھی ایک حصہ ہونا چاہیے، مناسب حصہ۔ یہ تو امتحان ہر ایک کے اوپر آئے گا، کہ تم جھکتے ہو کفر کے سامنے یا نہیں؟ دجال کو رب مانتے ہو یا اللہ کو؟ اگر سامنے نظر آنے والا طاقتور حکمراں، تم کو نظر آتا ہے، کہ اس کو خوش رکھنا ضروری ہے، ورنہ میں ذلیل ہو جاؤں گا، تو تم گئے۔ "قُلِ اللّٰهُمَّ مَالِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَن تَشَاءُ وَتَنزِعُ الْمُلْكَ مِمَّن تَشَاءُ وَتُعِزُّ مَن تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَن تَشَاءُ" (سورة آل عمران) آج ہمارے ملک میں سب سے زیادہ ذلیل وہی ہو رہے ہیں، جو چند سال پہلے سب سے زیادہ عزت کے مستحق قرار پا رہے تھے۔ یہ کھلی ہوئی دلیل ہے یا نہیں؟ "وَتُعِزُّ مَن تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَن تَشَاءُ" کی اتنی ذلت شاید ہی کسی ملک کے حکمرانوں کو ملی ہو، جتنی اس وقت مل رہی ہے۔ ہر شخص تھوک رہا ہے۔ پوری دنیا کے اخبارات کہہ رہے ہیں، پوری دنیا کا میڈیا کہہ رہا ہے، کہ ان سے زیادہ نااہل، بے حس، نکمے حکام پوری دنیا میں ہیں ہی نہیں۔ وہی میڈیا جو انکو عالمی لیڈر قرار دے رہا تھا، وہی میڈیا اس وقت کیا کیا کہہ رہا ہے۔ یہ ہے "وَتُعِزُّ مَن تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَن تَشَاءُ" اور آگے آگے دیکھنا ہوتا ہے کیا؟

ختم قرآن پر بہترین دعاء

یہ سمجھ لو! لیکن تماشائی بن کر دیکھنا ہے، جو ہم تماشا دیکھتے رہے، تو جو تماشائی بنے گا اس کا بھی تماشا بنے گا۔ اللہ ہم کو حزب اللہ میں شامل کرے۔ اللہ ہم کو اہل حق اور انصار دین اور انصار حق میں شامل کرے۔ اللہ کسی نہ کسی طرح ہم کو حق کے حامیوں میں، سپاہیوں میں، باطل کے دشمنوں میں، ظلم سے ٹکر لینے والوں میں، اےئ اللہ! ہمارا نام بھی لکھ لیجیے۔ یہ ہے ختم قرآن کی سب سے بڑی دعاء جو آج ہمیں اللہ کے حضور میں پیش کرنی ہے، اےئ اللہ اس قرآن کے وسیلے سے آپ سے دعا مانگتے ہیں۔

اےئ اللہ ہمارے اندر سے یہ خوف نکال دیجیے، غیر اللہ کا یہ خوف نکال دیجیے، ہمارے دل کو یقین سے، وفاداری کے جذبات سے بھر دیجیے۔ اللہ تعالیٰ آج انتیسویں شب ہے، طاق رات ہے اور ہوسکتا ہے کہ کل اگر چاند ہوگیا تو آج کی یہ رات آخری رات ثابت ہوگی۔ ایک تو طاق رات ہونے کی فضیلت، دوسرے ختم قرآن کی فضیلت اور تیسرے رمضان کی آخری رات کے بارے میں جو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا وہ بھی یاد ہوگا آپ کو، کہ پورے مہینے میں جتنوں کی مغفرت ہوچکی، جتنوں کو جہنم سے آزاد کیا جاچکا، ایک آخری رات میں اللہ تعالیٰ اتنی ہی تعداد یا اس سے بھی زیادہ مزید کی مغفرت کرتے ہیں۔ تو آج کی رات کو کئی خصوصیتیں بھی حاصل ہیں۔

قرآن سمجھنے کی کوشش کریں

اور جس گناہ کی طرف اس وقت میں نے اشارہ کیا ہے، عام طور پر اس گناہ کی طرف ہماری توجہ جاتی ہی نہیں، کہ ہم نے تو قرآن کو چھوڑ دیا، بالکل چھوڑ دیا، یہ جو سال میں رمضان کا مہینہ نہ ہوتا

تو یہ امت قرآن کو اس طرح چھوڑ چکی ہوتی جس طرح دوسری قوموں نے اپنی کتابوں کو چھوڑ دیا ہے۔اس لیے اس قرآن میں کیا لکھا ہے؟ کوئی انپڑھ ہو، کوئی انگوٹھا چھاپ ہو، کوئی انجینئر ہو، کوئی ڈاکٹر ہو، اسکو بھی فرض ہے کہ وہ کسی عالم کی خوشامد کرے اور کہے دس منٹ میں ہم کو ایک آیت کا مطلب سمجھا دیجیے! ضمیر کیسے گوارا کر رہا ہے؟ ساٹھ سال کے ہو گئے اور ہم کو پتہ ہی نہیں ہے کہ قرآن میں کیا لکھا ہے؟ رمضان کے بعد کسی طرح مستقل طور پر قرآن مجید کے سمجھنے کی کوشش کریں!

قرآن سمجھانے والے اپنی سعادت سمجھیں

اور جو سمجھا سکتے ہیں وہ اپنی سعادت سمجھیں، جو عالم ہیں، جو کچھ بھی سمجھا سکتے ہوں وہ اپنی سعادت سمجھیں! اور جو لوگ بھی انکے آس پاس ہوں، ساتھ میں ادارے میں کام کرتے ہیں، ان سے کہیں کہ بھائی میں حاضر ہوں کہ آپ بتاؤ کونسا وقت آپکے پاس فارغ ہے؟ ایک ایک آیت آکر مجھ سے سمجھ لو! بس جاؤ! کچھ تو سمجھ میں آنا چاہیے کہ قرآن میں کیا ہے؟

قرآن کے بغیر مسلان زندہ کیسے ہے؟

واقعی میں بڑے بول سے تو اللہ تعالیٰ سے بہت حفاظت مانگتا ہوں، میری سمجھ میں آج تک نہیں آتا کہ قرآن کے سمجھے بغیر مسلمان جیتا کیسے ہے؟ کیسے زندہ ہیں لوگ؟ کیوں انکے اندر یہ پیاس نہیں لگتی؟ اس کمی کا احساس نہیں ہوتا کہ ہمیں کچھ تو معلوم ہو کہ امام کے پیچھے کیا سن رہے ہیں؟ نماز میں کیا پڑھ رہے ہیں؟ جب یہ بات چھیڑو تو ایسی احمقانہ، جاہلانہ بحث چھیڑی جاتی ہے کہ کیا

حضرت قرآن کو سمجھے بغیر پڑھنا غلط ہے؟ دو تھپڑ لگائے جائیں اسے۔ خوشبو لگائے بغیر بیوی کے پاس جانا صحیح ہے یا غلط؟ وہاں تم انڈیل لو عطر اپنے اوپر اور کالے کلوٹے چہرے پر خوب کریم لگا لو تا کہ آدھے گھنٹے کے لئے تم گورے بن جاؤ! وہاں نہیں پوچھتا کوئی مسئلہ، بے ضمیری کی انتہا ہے، کہ قرآن مجید کے سمجھنے کا شوق پیدا نہیں ہوتا اور کہتے ہیں کہ ہم مسلمان ہیں، برسوں سے نماز پڑھ رہے ہیں انہیں یہ نہیں معلوم کہ **سبحان ربی العظیم** کا کیا مطلب ہے؟ انہیں یہ بھی نہیں معلوم کہ "الم ذٰلك الكتاب لاريب فيه" کا کیا مطلب ہے؟ کیسے ہیں بھائی؟ کیسے مسلمان ہیں؟ ہر وہ شخص جو قرآن نہیں سمجھ سکتا مرد ہو یا عورت اس کو چاہیے کہ کسی بھی طرح ایک ایک آیت کا ترجمہ پڑھ لے، قرآن ترجمہ والا پڑھنے کی عادت ڈالے، جو پڑھو سمجھ لو! ایک تو ہے روزانہ کی تلاوت، آپ روزانہ ایک پارہ پڑھ لیں! لیکن اس ایک پارے میں سے دو آیتوں کا ترجمہ بھی پڑھ لو! بہت غور سے پڑھ لو کہ یہ مطلب ہے ان آیتوں کا، یہ قرآن کے ادنیٰ درجے کا حق ہے کہ ہم سمجھیں تو قرآن کیا کہہ رہا ہے؟ اللہ تعالیٰ اپنے کرم سے ہم کو عمل کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمین

وآخر دعوانا ان الحمدللہ رب العالمین

یک بار اور بھی بطحا سے فلسطین میں آ
راستہ دیکھتی ہے مسجد اقصیٰ تیرا

دین اسلام میڈیا سروس کا مختصر تعارف:

الحمدللہ اللہ کے فضل وکرم، نبی کریم ﷺ کے طفیل، اکابر کے مشوروں اور نیک لوگوں کی دعاؤں سے **دین اسلام میڈیا سروس** (بنگلور، کرناٹک، انڈیا) کی بنیاد بروز جمعہ بعد نماز فجر بوقت اشراق 10 محرم الحرام 1443ھ بمطابق 20 اگست 2021ء کو رکھی گئی۔

زیر سرپرستی وزیر نگرانی:

دین اسلام میڈیا سروس اکابر علماء دیوبند کی سرپرستی اور علماء حق علماء دیوبند کی نگرانی میں چل رہا ہے۔

دین اسلام میڈیا سروس کے اغراض ومقاصد:

1) دین اسلام کا صحیح تعارف۔
2) عقائد اسلام کی حفاظت واشاعت۔
3) تحفظ قرآن وسنت۔
4) تحفظ ختم نبوت وناموسِ رسالت۔
5) ارکان اسلام کی حفاظت واشاعت۔
6) سیرت الانبیاء بالخصوص سیرت مصطفیٰ ﷺ کی اشاعت۔
7) سیرتِ صحابہ وناموس صحابہ اور سیرتِ اولیاء اللہ کی نشرواشاعت۔
8) علامات قیامت اور نزول مسیح۔
9) فرَق باطلہ کا تعاقب اور رد۔
10) اصلاح معاشرہ اور حالاتِ حاضرہ کے مطابق رہبری۔

لہٰذا آپ تمام حضرات سے مؤدبانہ ومخلصانہ گزارش ہے کہ دین اسلام میڈیا سروس سے جڑ کر دین اسلام کی حفاظت واشاعت میں حصہ لیتے ہوئے آخرت میں کامیابی وکامرانی کا ذریعہ وسبب بنائیں۔

+91 8123116617 @DeeneIslamMedia

@deeneislammediaservice